تیسری صدی ہجری تک کے شیعہ سیرت و تاریخ نویس

Shia Biographers & Historians up to the 3rd Century(AH)

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Rasool Jafirian
Professor Rasool Jafarian, Qum, Iran.
E-mail: mohsinkhalid53@gmail.com

Translation By:
Syed Abu Raza
Lecturar Jamia Al Raza, Bara Khau, Islamabad.
E-mail: Noor.marfat@gmail.com

Abstract:
This article is a continuation of the series of articles taken from the book "Political History of Islam - Biography of Rasool Khuda"(PBUH)) by the famous researcher and historian, professor Rasool Jafarian. In the previous articles, the historical mentality and legacy of the Arabs before the emergence of Islam, the historiography of Muslims after the emergence of Islam and its types, as well as the biographical works of the Muslim writers has been narrated from the viewpoint of professor Rasool Jafarian.
In the same way, a complete introduction to the compilations of the great biographers from the beginning of Muslim biographies to Aban Ibn Uthman, an important biographer of the 2nd century, has been presented. Along with this, a detailed research discussion has also been presented on the causes and factors of distortion in the biography of Muslims.
In the present paper, the role of the Shiites in the historiography of the Muslims has been highlighted. The author has introduced more or less 50 historical works of Shia historians. In the same way, he has presented an introduction to 20 Shia books on biographical writing along with reviewing the biography and history of the Prophets and the Holy Prophet(PBUH).

At the end of this paper, two major types of historiography are introduced, namely "monograph" and "continuous historiography". Addopting the fisrst type, each monograph was specificed to a single topic and Abu Makhnaf, Madani and Kalbi were the historians attributed to this type. While the latter is described as the method adopted in the 3rd and 4th centuries by historians such as Caliph Ibn Khayat, Ya'qubi, Dinuri, and Tabari. At the end of this paper, a detailed introduction to the works of Mr. Lut bin Yahya bin Saeed bin Makhnaf, known as "Ibn Makhnaf", a well-known and outstanding Shia biographer and historian, is presented.

Key words: Biography, Biographer, History, Historiography, Shia historians, Shia biographers, Rasul Jafarian.

خلاصہ

پیش نظر مقالہ معروف محقق و مؤرخ، استاد رسول جعفریان کی کتاب "تاریخ سیاسی اسلام-سیرتِ رسول خداﷺ"[1] سے ماخوذ سلسلہ مقالات کا تسلسل ہے۔ سابقہ مقالات میں ظہورِ اسلام سے قبل عربوں کی تاریخی ذہنیت اور تاریخی میراث، ظہورِ اسلام کے بعد مسلمانوں کی تاریخ نگاری اور اِس کی اقسام، نیز سیرت اور سوانح نگاری پر استاد رسول جعفریان کی تحقیقات پیش کی جاچکی ہیں۔[2] اسی طرح مسلمانوں کے ہاں سیرت نگاری کے آغاز سے لے کر دوسری صدی کے ایک اہم سیرت نگار ابان ابن عثمان تک کے عمدہ سیرت نگاروں کی تالیفات کا مکمل تعارف پیش کیا جاچکا ہے۔[3] اس کے علاوہ، مسلمانوں کے ہاں سیرت میں تحریف کے اسباب و عوامل پر تفصیلی تحقیقی بحث بھی پیش کی جاچکی ہے۔[4]

پیش نظر مقالہ میں مسلمانوں کے ہاں تاریخ نگاری میں اہلِ تشیّع کے کردار پر روشنی ڈالی گئ ہے۔ مصنف نے شیعہ تاریخ نویسوں کے کم و بیش 50 تاریخی آثار کا تعارف کروایا ہے۔ اسی طرح انہوں نے اہل تشیّع کے ہاں انبیاء علیہم السلام اور نبی کریمﷺ کی سیرت و تاریخ کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ سیرت نویسی پر 20 شیعی کتب کا تعارف پیش کیا ہے۔

اس مقالہ کے آخر میں تاریخ نگاری کی دو عمدہ اقسام یعنی "مونو گراف" اور "رائج اور متواتر" تاریخ نگاری کا تعارف پیش کیا ہے جن میں سے پہلی قسم میں ہر مونو گراف کو ایک خاص موضوع کے ساتھ مختص کر دیا جاتا تھا۔

ابومخنف ، مدنی اور کلبی جیسے مورخین نے تاریخ نگاری میں اسی روش کو اپنایا۔ تاریخ نگاری کی دوسری قسم کو تیسری اور چوتھی صدی میں اپنایا جانے والا طریقہ قرار دیا ہے جسے خلیفہ ابن خیاط ، یعقوبی ، دینوری ، اور طبری جیسے مورخین نے اپنایا ہے۔ پیش نظر مقالہ کے آخر میں ایک معروف اور برجستہ شیعہ سیرت وتاریخ نگار جناب لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف، المعروف بہ "ابن مخنف" کے آثار کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے۔[5]

کلیدی کلمات: سیرت، سیرت نگار، تاریخ، تاریخ نگاری، شیعہ مورخین، شیعہ سیرت نگار،، رسول جعفریان۔

تاریخ پر شیعہ کتب

اسلامی تاریخ نویسی میں شیعوں کا بہت بڑا حصہ اور کردار ہے۔ یہ بات ابومخنف اور کلبی جیسے عراقی اور دوسرے شیعوں اور امامیہ مذہب رکھنے والوں کے بارے میں صادق آتی ہے۔اس بارے میں ہم صرف اشارہ کریں گے اور پھر شیعہ امامیہ مصنفین کی سیرت النبی پر لکھی جانے والی کتب پر بات کریں۔

اصبغ بن نباتہ ان قدیم شیعہ مصنفین میں سے ہیں جس نے مقتل امام حسین (علیہ السلام) پر کتاب لکھی ہے۔[6]

دوسرے شخص احمد بن عبیداللہ ثقفی ہیں۔ ان کی بعض کتابوں کے موضوعات ہیں: کتاب المبیضّة فی اخبار مقاتل آل ابی طالب، کتاب فی تفضیل بنی ھاشم و ذم بنی امیة و اتباعھم۔[7] اسی طرح محمد بن زکّریا بن دینار کی بعض کتابیں بحوالہ نجاشی درج ذیل ہیں:

الجمل الکبیر، الجمل المختصر، صفین الکبیر، مقتل الحسین،[8] کتاب النھروان، مقتل امیرالمؤمنین، اخبار زید، اخبار فاطمه۔[9]

ایک اور شیعہ مصنف ابراہیم بن محمد ثقفی ہے۔ یہ پہلے تو زیدی مذہب کے پیروکار تھے بعد میں امامیہ ہوگئے۔ ان کی کچھ تاریخی کتابوں کے نام یہ ہیں: کتاب المبتدأ و المغازی و الردّة، اخبار عمر، اخبار عثمان، کتاب الدار[10]، الغارات (یہ کتاب موجود ہے) اخبار زید، اخبار محمد نفس زکیہ اس کے بھائی اور ابراہیم۔[11]

جابر بن یزید جعفی کی کتب بھی انہی حالات و واقعات کے بارے میں ہیں: کتاب الجمل، کتاب صفین، کتاب النھروان، کتاب مقتل امیرالمؤمنین، کتاب مقتل الحسین۔[12]

علی بن حسن بن علی بن فضال کی بعض تاریخی کتب یہ ہیں: کتاب الدلائل، کتاب الانبیاء، کتاب البشارات، و کتاب الکوفة۔[13]

عبد العزیز جلودی ازدی جن کا شمار بصرہ کے معروف شیعہ علماء میں سے ہوتا ہے ان کی بعض تاریخی کتابوں کے نام یہ ہیں: كتاب الجمل، كتاب صفين،[14] كتاب الحكمين، كتاب الغارات، كتاب الخوارج، كتاب ذكر على (عليه السلام) فى حروب النبى، كتاب مآل الشيعة بعد على (عليه السلام)، أخبار التوابين و عين الوردة، أخبار المختار، أخبار على بن الحسين، أخبار أبى جعفر محمد بن على (عليه السلام)، أخبار عمر بن عبد العزيز، أخبار من عشق من الشعراء، أخبار قريش و الأصنام، كتاب طبقات العرب و الشعراء، كتاب خطب النبى (صلى الله عليه واله)، كتاب خطب عثمان، كتاب رسائل عمر، كتاب رايات الأزد، كتاب مناظرات على بن موسى الرضا (عليه السلام)۔[15]

احمد بن اسماعیل بن عبد اللہ بجلی قم کے علماء میں سے تھے ان کی بھی تاریخ پر کتابیں موجود ہیں۔ ان کی ایک اہم ترین کتاب كتاب العباسی ہے جس کے بارے میں نجاشی نے لکھا ہے: یہ عظیم کتاب ہے جو ایک ہزار ورق پر مشتمل ہے جس میں خلفاء اور عباسی حکمرانوں کے حالات وواقعات مذکور ہیں۔ میں نے اس میں امین کے واقعات دیکھے ہیں۔ یہ کتاب محمد بن حسن قمی کے پاس تھی اور اس نے تاریخ قم میں چار مرتبہ اس کا حوالہ دیا ہے۔[16]

علی بن احمد جوّانی نے بھی ایک کتاب "اخبار صاحب فخ "اور ایک کتاب "اخبار يحيى بن عبد الله بن حسن "کے موضوع پر لکھی ہے۔[17] قم کے نامور محدث احمد بن محمد بن خالد برقی کی سیرت کے بارے میں ایک کتاب المغازی ہے۔ ان کی تاریخ کے موضوع پر اور بھی کتب ہیں جیسے: كتاب الشعر و الشعراء، كتاب البلدان و المساحة، كتاب التاريخ، كتاب الانساب۔[18]

آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کے دور کے ایک نمایاں اور مشہور مورخ ابان بن عثمان احمر بَجَلی ہیں اس پہلے بھی ہم نے ان کے بارے میں بات کی ہے۔ سیرت نگاری میں شیعہ اور سنی نقطہ نظر میں اختلاف کے لحاظ سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ شیعہ رسول خداﷺ کی زندگی کو زیادہ تقدس کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پیغمبر اکرمؐ کی عصمت کو اس کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سنی تاریخ نگاری میں اگرچہ آنحضرتؐ کی زندگی کے بارے میں حیرت واستعجاب کی کیفیت پوری طرح سے موجود ہے، لیکن آپؐ کی عصمت کو تمام جہتوں سے مد نظر نہیں رکھا گیا۔ اس کی ایک مثال ابوالفضل مشاط کی تصنیف "زلّة الانبياء " ہے[19] جو کہ سید مرتضی کی کتاب "تنزيه الانبياء" کے جواب میں لکھی گئی ہے۔[20] ان دومد مقابل افکار و نظریات کے بارے میں کتاب "معتقد الاماميه "کے شیعہ مصنف نے ساتویں صدی ہجری میں اطلاع دی ہے۔[21] تیسری صدی میں بھی، ایک اور سنی عالم نے معاصی الانبياء

(انبیاء کرام کے گناہوں) کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی، تاہم مشہور متکلم ابو منصور ماتریدی سمرقندی نے اس کا انکار کیا تھا۔[22]

سیرت نگاری پر شیعہ کتب

جہاں تک سیرت نبوی کا تعلق ہے تو یہ بات کہنا چاہیے کہ مغازی کی تعلیم آئمہ ھدیٰؑ کے کاموں میں سرفہرست رہی ہے۔ اس کا سب سے اہم ثبوت امام سجاد علیہ السلام کے ارشادات ہیں جنہوں نے فرمایا ہے: "كنّا نعلّم مغازی رسول الله كما نعلم السورة من القرآن"[23] ہم رسول اللہؐ کے مغازی کی بھی ایسے ہی تعلیم دیتے تھے جیسے قرآن کی سورتوں کی تعلیم دیتے تھے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کی روایات میں بھی سیرت کے بارے میں کثیر روایات ملتی ہیں ان میں سے بہت ساری مکتوب ماخذ میں نقل ہوئی ہیں۔ بطور مثال، ابن اسحاق نے امام باقر علیہ السلام سے متعدد روایات اپنی سیرت میں بیان کی ہیں۔ ان میں سے کچھ مثالیں ابن سعد کی طبقات میں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

شیعہ کتب میں، علی ابن ابراہیم قمی کی تفسیر تقریباً ایک چوتھائی انبیاء کی زندگی اور تاریخ سے متعلق خبروں پر تبصرہ ہے۔ اس کتاب میں جو کہ متعدد کتب کا خلاصہ ہے، اس میں ان تحریری کاموں سے استفادہ کیا گیا ہے جو تیسری اور چوتھی صدی میں دستیاب تھے۔ مثال کے طور پر تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں ابان بن عثمان کی کتاب المبعث و المغازی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تفسیر قمی ایک ایسی کتاب ہے جس کا سیرت کا حصہ تقریباً امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے منقولہ روایات پر منحصر ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ تفسیر ابی الجارود کا اس میں درج ہونا ہے جس کی ساری اخبار امام باقر علیہ السلام سے منقول تھیں اور آیات کے شأن نزول کی مناسبت سے سیرت کی باتوں کو ذکر کیا گیا ہے۔ ابوالجارود کی روایات باقی حصوں سے منفرد ہیں۔ اس کتاب کی تمام روایات کو علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں تاریخ نبینا کی جلدوں میں جگہ دی ہے۔ اس کا ایک اور نمونہ عبد اللہ بن میمون القداح کی کتاب مبعث النبی و اخباره(صلی الله علیه واله) ہے، جس میں امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کی احادیث کے راوی وہ خود ہیں۔[24]

بہرحال، سیرت کی خبروں کی طرف آئمہ ہدیٰ علیہم السلام اور شیعوں کی توجہ کے یہ ثبوت ہیں۔ البتہ اسلام کی عمومی تاریخ بھی شیعوں کی دلچسپی کا مرکز رہی ہے۔

سیرت النبی پر موضوعاتی شیعہ کتب

یہاں ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں اور وہ زیادہ تر موضوعاتی ہیں، میں سے کچھ کا تذکرہ کرتے ہیں :

۱۔ وہب بن وہب کی کتاب صفات النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم [25]

۲۔ منذر بن محمد بن منذر کی کتاب وفود العرب الی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم (ان کی دیگر کتب کچھ یہ ہیں: کتاب الجمل، کتاب صفین، کتاب النہروان، کتاب الغارات۔[26]

۳۔ ابو یعلی محمد بن حسن بن حمزۃ جعفری کی کتاب مسألة فی ایمان آباء النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم[27]

۴۔ شیخ مفید کی کتاب مسألة فی معرفة النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم[28]

۵۔ شیخ صدوق کی کتاب زھد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، کتاب اوصاف النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور کتاب فی معرفة فضل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و أمیرالمؤمنین و الحسن و الحسین علیہم السلام[29] نیز شیخ صدوق کی ایک اور کتاب، کتاب فی عبد المطلب و عبد اللہ و ابی طالب کے نام سے ہے۔[30]

۶۔ علی بن بلال مہلبی الازدی کی کتاب البیان عن خیرة الرحمن فی ایمان ابی طالب و آباء النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔[31]

۷۔ عبد اللہ بن میمون القداح کی کتاب مبعث النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و اخبارہ۔[32]

۸۔ سلمہ بن الخطاب براوستانی اذدورقانی کی کتاب وفاة النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم[33]

۹۔ جعفر بن احمد بن ایوب سمرقندی کی کتاب الرد علی من زعم ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کان علی دین قومه قبل النبوة[34]

۱۰۔ حسین بن اشکیب خراسانی کی کتاب الرد علی من زعم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کان علی دین قومه۔[35]

۱۱۔ ابو علی احمد بن محمد بن عمار کوفی کی کتاب اخبار النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔ ان کی ایک اور کتاب بھی تھی جس کا عنوان تھا "ایمان ابی طالب"[36]

۱۲۔ احمد بن محمد بن سعید سبیعی ہمدانی کی کتاب ذکر النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و الصخرة و الراھب و طرق ذلك۔[37]

۱۳۔ احمد بن محمد بن عیسی اشعری کی کتاب فضل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔[38]

۱۴۔ حسین بن علی بن سفیان بزوفری کی کتاب سیرة النبی و الائمة (علیہم السلام) فی المشرکین۔[39]

۱۵۔ حسین بن محمد بن علی الازدی کی کتاب الوفود علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم[40]

۱۶۔ عبد العزیز جَلودی ازدی کی تین کتابیں نسب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، کتب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور اخبار الوفود علی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔[41]

۱۷۔ علی بن حسن بن علی بن فضال کی کتاب أسماء آلات رسول اللہ و أسماء سلاحہ و کتاب وفاة النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔[42]

۱۸۔ احمد بن محمد بن خالد برقی کی کتاب المغازی۔[43]

۱۹۔ ابو محمد جعفر بن احمد بن علی قمی ابن الرازی کی کتاب المنبیء عن زھد النبی ابن طاووس نے اپنی چند کتب میں اس کتاب کا حوالہ دیا ہے۔[44]

۲۰۔ حسن بن خرزاد کی کتاب اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم۔[45]

سیرہ نبوی اور شیعہ حلقے

بعد کے ادوار میں بھی سیرت نبوی شیعہ علمی حلقوں میں توجہ کا مرکز رہی ہے۔ لیکن یہ توجہ صرف سیرہ نبوی کے بارے میں معلومات کی حد تک نہ تھی، بلکہ زیادہ تر کلامی مباحث کے زاویے سے شیعہ کے مد نظر تھی۔ ابن ابی الحدید لکھتے ہیں:

"میں سنہ ۶۰۸ میں شیعہ مذہب کے فقیہ محمد بن معد علوی کے پاس گیا جس کا گھر بغداد میں دروازہ الدواب میں تھا۔ ایک شخص اس کے پاس واقدی کی مغازی پڑھ کر سنا رہا تھا۔ جب وہ واقدی سے نقل کرتے ہوئے لفظ فلان وفلان پر پہنچا جو ان افراد کی طرف اشارہ تھا جو جنگ احد کے میدان سے بھاگ گئے تھے۔ محمد بن معد نے مجھ سے کہا: اس سے مراد فلاں اور فلاں ہیں۔ میں نے انکار کیا تو اس نے کہا: صحابہ میں سے کوئی بھی اس مقام و منزلت پر نہیں ہے کہ اس کا نام نہ لینا ضروری ہو اور اس کی جگہ فلاں کے الفاظ استعمال کیئے جائیں۔ میں نے پھر بھی قبول نہ کیا، مجھے محسوس ہوا کہ وہ مجھ سے سخت رنجیدہ ہوا ہے۔"[46]

چھٹی اور ساتویں صدی کے اوائل کے ایک مشہور شیعہ اسکالر اور مورخ ابن ابی طی کی کتابوں میں، ایک تین جلدوں پر مشتمل مغازی کی کتاب کا سراغ ملتا ہے، جو کہ بدقسمتی سے اس وقت ناپید ہو چکی ہے۔

شیعوں نے انبیاء کی تاریخ کے میدان میں بھی کاوشیں کی ہیں۔ بنیادی طور پر، اس میدان میں مسلمانوں کا تاریخی کام کتاب المبتدا کے عنوان سے ہوا ہے۔ اس اصطلاح میں ابتداء سے آخری پیغمبرؐ سے پہلے تک کی انسانی تاریخ کا

احاطہ کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں، ابن عثمان احمر کی کتاب "المبتدا و المبعث و المغازی" ثابت کرتی ہے کہ اہل تشیع کے ہاں باقاعدہ طور پر ایسی اخبار و روایات لکھی جاتی رہی ہیں۔ البتہ اسی کتاب میں ایسی خبریں بھی شامل ہیں جو بعض اسرائیلی ذرائع سے ہیں اور ظاہر ہے وہ ناقابل اعتبار ہیں۔

شیعہ منابع میں تاریخ انبیاء کا حصہ بکھرے انداز میں لیکن وسیع پیمانے پر موجود ہے۔ علامہ مجلسی نے ان روایات کے مجموعے کو بحارالانوار کی گیارہویں سے چودہویں جلد میں بیان کیا ہے۔ ان میں سے زیادہ تر شیخ صدوق کی کتب، تفسیر علی بن ابراہیم قمی، تفسیر عیاشی، تفسیر مجمع البیان اور اسی طرح کی دیگر کتب میں نقل ہوئی ہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اس قسم کی کتابوں میں اھل سنت کی کعب الاحبار، عبد اللہ بن سلام اور بالخصوص وہب بن منبہ جیسے افراد سے منقولہ روایات کی بھی بھرمار ہے۔

ابن طاووس نے قصص الانبیاء نامی کتاب سے جو ان کے نزدیک محمد بن خالد بن عبد الرحمان برقی کی کتاب ہے، سے بھی کچھ باتیں "فرج المهموم" میں نقل کی ہیں۔[47] البتہ کسی اور نے اس کتاب کا ذکر نہیں کیا۔ جو کتابیں باقی بچ گئی ہیں ان میں قطب الدین راوندی (متوفی 573ھ) کی کتاب قصص الانبیاء بھی ہے، جسے پروفیسر غلام رضا عرفانیان کی تحقیق کے ساتھ فاؤنڈیشن فار اسلامک اسٹڈیز نے شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں، انبیاء کی تاریخ کے علاوہ رسول خداؐ کے معجزات کا ایک حصہ (باب 19 سے صفحہ 280 کے بعد) ہے اور آپؐ کے بعض حالات زندگی، شامل ہیں، جو کتاب کا بیسواں باب ہے اور اس لحاظ سے اس کو اہمیت دینی چاہئے۔

راوندی نے اپنے ذرائع کا حوالہ نہیں دیا، اور جن اسناد کا حوالہ دیا گیا ہے ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ زیر بحث مواد ایک معروف کتاب سے لیا گیا ہے۔ امکان ہے کہ اس کے بیسویں باب کا ایک اہم حصہ علی ابن ابراہیم قمی کی تفسیر سے لیا گیا ہے۔ راوندی کے بعد، سید نعمت اللہ جزائری (متوفی 1112) کی کتاب النور المبین فی قصص الانبیاء ہے جس میں صرف انبیاء کی داستانوں کو بیان کیا گیا ہے۔

تاریخ نگاری کے دو طرزِ نگارش

یہ بات بتائی جاچکی ہے کہ مسلمانوں میں تاریخ نگاری کی روایت ایک مضبوط، متحرک اور وسیع روایت رہی ہے۔ اس علم نے اسلام سے پہلے کے ایام العرب، قرآنی قصص، اور حدیث کے علم کے زیر اثر تیزی سے نشو ونما پائی اور تاریخی واقعات کے اظہار کے لئے اس نے مذکورہ بالا تینوں علوم کے طریقوں کو مشترکہ طور پر منتخب کیا۔ کچھ نوشتوں میں تاریخ نے احادیث کے قالب میں ترقی کی اور بعض صورتوں میں حدیث کے طریقہ کار پر عمل کیے بغیر اسناد کا حوالہ دیئے بغیر اخبار کو پیش کیا۔

کام کے طریقہ کار کے حوالے سے جو بات نوٹ کی جانی چاہئے وہ یہ ہے کہ وقت کے دو مختلف مراحل میں تاریخی کتابوں کا وجود دو طرز پر عمل میں آیا۔ پہلا طریقہ پہلی صدی سے، دوسری صدی کے دوران اور کچھ معاملات میں تیسری صدی سے انتخاب کیا گیا تھا اور یہ تاریخی عنوانات کا ڈیزائن تھا۔ یہ ایک مونو گراف کی شکل تھی، ہر ایک خاص موضوع کے لئے مختص۔ اس طرح کے مونو گراف کے لئے منتخب کردہ عام عنوانات "اخبار"، "واقعہ"، "مقتل" اور اسی طرح کے تھے۔ یہ وہ طریقہ ہے جسے دوسری صدی میں ابو مخنف، مدنی اور کلبی جیسے مورخین نے منتخب کیا تھا۔

اس کے بعد کا طرز نگارش، ترقی یافتہ اور اعلی درجے کا تھا اور پہلی صدی کے آخر میں اور زیادہ تر تیسری اور چوتھی صدی میں متعارف کرایا گیا تھا، یہ تاریخی کتابوں کو عام اور متواتر تاریخ کی شکل میں لکھنا تھا۔ ان کتابوں میں خلفاء کی ترتیب سے یا سالوں کے حساب سے تاریخی امور پیش کیے گئے تھے۔ فطری طور پر ان کی تالیف میں بہت سارے مونو گراف استعمال کیے گئے تھے اور ان کے مندرجات کو عمومی تاریخ میں شامل کیا گیا تھا۔ دوسری نسل کے نامور مورخین میں خلیفہ ابن خیاط، یعقوبی، دینوری، اور آخر میں طبری شامل ہیں، جس نے بہت سارے مونو گراف سے استفادہ کر کے ایک عظیم تاریخ لکھی۔

واضح طور پر یہ دونوں طرز نگارش ایک دوسرے سے مختلف تھے اور ہر ایک کی اپنی خصوصیات اور فوائد تھے۔ مونو گراف میں اٹھائے گئے بہت سارے جزوی موضوعات عام تواریخ میں کارآمد نہ تھے اور ظاہر ہے کہ بعد کے ادوار میں مونو گراف تحریروں کے خاتمے کے ساتھ، تاریخی علم کا خاص طور پر تہذیبی اور معاشرتی تاریخ کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہو گیا۔

مدنی اور ابو مخنف کی کھوئی ہوئی مونو گرافوں پر ایک نظر ڈالیں تو اس ثقافتی سانحے کی گہرائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس دور کے کچھ مورخین کا اپنا خاص انداز تھا۔ جیسے زبیر ابن بکر نے جس نے الموفقیات کی تالیف میں ایک خاص طریقہ اپنایا ہے۔ اسی طرح محمد ابن حبیب، جس نے اپنی کتاب المنقق والمحبر میں کسی بہانے سے بہت سے بکھرے ہوئے مونو گراف کو یکجا کر دیا تھا، ان کے مشمولات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مونو گراف کتنے اہم تھے۔

ابو مخنف (ح90-157)، ایک برجستہ شیعہ سیرت و تاریخ نگار

لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف بن سُلَیم ازدی دوسری صدی ہجری کے نامور مورخین میں سے ہیں۔[48] اس کا شیعہ ہونا ثابت شدہ ہے اور اسی وجہ سے اصحاب حدیث نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے لکھا ہے: وہ رافضی تھا اور صحابہ کی توہین کرتا تھا۔[49] ابن عدی نے لکھا ہے کہ وہ ایک انتہا پسند شیعہ تھا۔[50] اصحاب حدیث

کے نزدیک اس کے متروک ہونے میں یہ نکتہ ذہن میں رہے کہ وہ ایک اخباری اور مورخ تھے۔ ذہبی نے اسے اخباری ہونے کی بناپر موثق نہیں سمجھا ہے۔[51]

اس کے برعکس، علم رجال کے شیعہ ماہرین نے اس کی تائید کی ہے۔ نجاشی نے لکھا: ابو مخنف کوفہ میں شیخ الاصحاب تھے اور ان کی روایتوں پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ اس نے جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔[52] ان کے دادا مخنف ابن سلیم رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔[53] اور امام علی علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے تھے۔ وہ جنگ جمل میں امام علی علیہ السلام کے ساتھ ازد قبیلے کے سردار کی حیثیت سے موجود تھے۔ اس کے بعد، وہ امامؑ کی طرف سے اصفہان کا حکمران بنے۔

ابو مخنف عراق کے حالات وواقعات میں خاص تجربہ رکھتے تھے۔[54] اور اس نے خطے کی بیشتر بڑی جنگوں پر مونو گراف تحریر کئے تھے۔ یہ مونو گراف زیادہ تر شیعہ خبروں، کچھ خوارج کے تنازعات اور عبد الرحمٰن ابن محمد ابن اشعث کی بغاوت کے بارے میں تھے۔ ابن ندیم کی فہرست میں ان کی تحریروں پر ایک نظر ڈالنے سے اس کے تصنیفی سفر کا اندازہ ہوتا ہے۔[55] اس سفر میں تاریخ اسلام لے کر اموی دور کے اختتام تک کی تمام خبروں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس دور کے بیشتر اہم واقعات اس کے مونو گراف میں جداگانہ عنوانات کے تحت درج ہیں۔[56]

ابومخنف نے شیعہ ہونے کے باوجود روایات کو نقل کرنے میں ضروری وسعت قلبی کو برقرار رکھا جس کی وجہ سے اہل سنت نے بھی ان سے روایات کو بیان کیا ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے ابن ابی الحدید نے اس کے شیعہ ہونے سے انکار کیا ہے۔[57] اس کی اس بات سے دوسروں نے اتفاق نہیں کیا ہے۔ ان سے مروی بہت ساری باتیں اپنی نوعیت کی منفرد باتیں ہیں اس لئے بہت اہم ہیں۔ طبری نے ان کی تحریروں سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے جو زیادہ تر کلبی کے طریق سے بیان ہوئی ہیں۔ طبری کی ابو مخنف سے نقل کردہ روایتوں کا مجموعہ ۵۸۶ روایتیں ہیں۔[58]

ابوالفراج اصفہانی نے بھی اس سے مقاتل الطالبیین میں اور اغانی میں بڑے پیمانے پر استفادہ کیا ہے۔[59]

اس کا سب سے قیمتی کام مقتل الحسین علیہ السلام ہے۔ طبری نے اس سے اکثر روایات بیان کی ہیں۔

بدقسمتی سے اس کی اصل کتاب اب موجود نہیں ہے۔[60] ابومخنف سے منسوب مقتل الحسین علیہ السلام کے نام سے ایک فرضی نوشتہ جداگانہ طور پر کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے جس کا تاریخ طبری کے ساتھ موازنہ کرنے سے اس کے نادرست ہونے کی تصدیق ہوتی ہے؛[61] جیسے ان سے کتاب مقتل المختار اور کتاب المختار وابن زیاد کو جعلی طور پر منسوب کیا گیا ہے جن کا مواد ابومخنف سے نقل کردہ طبری کے مواد کے مطابق نہیں ہے۔[62] یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک رسالہ مولد علی بن ابی طالب علیہ السلام کے موضوع پر ابومخنف کے نام سے چھپ چکا ہے۔

ایسا لگتا ہے جیسے بعض تاریخی تحریریں بعد میں لکھ کر واقدی سے منسوب کی گئی ہیں (زیادہ تر فتوحات کے موضوع پر) اسی طرح کا کام ابو مخنف کے بارے میں بھی انجام دیا گیا ہے۔ زیر بحث کتاب مقتل الحسین کے بہت سارے نسخے پچھلی صدیوں سے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں باقی اور موجود ہیں۔[63]

ان کی کتاب "الجمل" ان اہم تصنیفات میں سے ہے جس کے کچھ حوالوں کو ابن ابی الحدید نے نہج البلاغہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے اور ان میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے اصحاب کے کچھ اشعار بھی شامل ہیں جن میں وصایت کا لفظ آیا ہے۔[64] اس کے اور بھی بکھرے ہوئے کام ہیں جن کی فہرست سزگین نے ذکر کی ہے۔[65]

مرویات ابی مخنف فی تاریخ الطبری «عصر الخلافۃ الراشدۃ» کتاب کے مصنف نے پہلے خلفاء کے دور سے متعلق ابو مخنف سے منقولہ روایات کی فہرست تیار کرنے اور پھر ان پر تبصرہ کرنے کی کوشش کی ہے۔اس نے اپنی یہ کتاب اس رجحان کے ساتھ لکھی کہ طبری کی تاریخی تحریروں میں شیعہ رجحان پایا جاتا ہے۔ لہٰذا سنی نقطہ نظر سے یہ قابل اعتماد نہیں ہے۔اپنی کتاب کے تعارف میں اس نے ابو مخنف کے اساتذہ کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے جن میں عراقی شیعہ مشہور شخصیات اور غیر شیعہ علماء شامل ہیں۔

*****

References

1. Rasool, Jafarian, *Tarikh-e Siyasi-e Islam, Seerat-e-Rasool-e Khuada*(PBUH), Vol. 1, (Qom, Moasasa-e-dr Rah-e Haq, 1366 SH), 68-79.

رسول، جعفریان، *تاریخ سیاسی اسلام "سیرتِ رسول خدا ﷺ"* ج1، (قم، موسسہ در راہ حق، 1366ھ، ش)، 68-79۔

2. Rasool, Jafarian, "Historiography and Muslims", *Quarterly Noor-e Marfat*, Vol. 13, Issue 4, (2022): 83-98.

رسول، جعفریان، "مسلمان اور تاریخ نویسی" *سہ ماہی نور معرفت*، ج13، شمارہ4، (2022ء): 83-98۔

3. Rasool, Jafarian, "Biographical Writings: Since its Begninning to Abban bin Uthman (170 AH.), *Quarterly Noor-e Marfat*, Vol. 14, Issue 2, (2023): 22-52.

رسول، جعفریان، "سیرت نگاری: آغاز سے ابان ابن عثمان تک"، *سہ ماہی نور معرفت*، ج14، شمارہ2، (2023ء، 22-52)۔

4. Rasool, Jafarian, "Distortion in Biography", *Quarterly Noor-e Marfat*, Vol. 14, Issue 3, (2023), 90-109.

رسول، جعفریان، "سیرت میں تحریف"، *سہ ماہی نور معرفت* ج14، شمارہ3، (2023): 90-109۔

5. Rasool, Jafarian, *Tarikh-e Siyasi-e Islam, Seerat-e-Rasool-e Khuada*(PBUH), Vol. 1, (Qom, Moasasa-e-dr Rah-e Haq, 1366 SH), 79-87.

رسول، جعفریان، تاریخ سیاسی اسلام "سیرتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ج1، (قم، موسسہ در راہ حق، 1366ھ، ش)، 79-87۔

6. Ibid, 79; with reference to: Asadullah al-Mamqani, *Tanqih Al-Maqal*, Vol. 1, (Tehran, Al-Murtazawiyyah, nd.), 150.

ایضا، 79 بحوالہ: اسد اللہ المامقانی، تنقیح المقال فی احوال الرجال، ج1 (تہران، المرتضویۃ، سن ندارد)، 150۔

7. Ibid, 79; with reference to: Muhammad Ibn Ishaaq bn Nadeem, *Al-Fahrist Ibn Nadeem*, (Tehran, Tibbat-Tadjad, 1393 SH), 166.

ایضاً، 79 بحوالہ: محمد بن اسحاق، ابن ندیم، الفہرست ابن ندیم، (تہران، طبع تجدد، 1393ق)، 166۔

8. Ibid, 79.

ایضا، 79۔

یہ کتاب بہ روایت محمد بن سلیمان کوفی زیدی مذہب کے مجامع میں موجود تھی۔ اسی کتاب مناقب میں کوفی نے امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام کے فضائل کے حوالے سے پچاس چیزیں ذکر کی ہیں جو زیادہ تر تاریخی نوعیت کی ہیں جو اس نے محمد بن زکریا بن دینار سے نقل کی ہیں۔ دیکھئے:

Al-Hafiz Muhammad bn Sulaiman Kufi Zaidi, *Manaqib al-Imam Ameer al-Mu'minin Ali bn Abi Talib Karram Allah Wajoho*, Vol. 1, (Qom, Majmah Ihya Al-Saqafata al-Islamiyah, 1312 SH), 12; Vol. 3, 177.

الحافظ، محمد بن سلیمان کوفی زیدی، مناقب الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، ج 1، (قم، مجمع احیاء الصقفات الاسلامیہ، 1312)، 12؛ ج3، 177)

9. Ibid, 79; with reference to: Ahmad bin Ali bin Ahmad Najashi al-Asadi al-Kufi, *Rijaal Al-Najashi*, Research: Al-Syed Musa al-Shabiri al-Zanjani, (nc., Antasharat-e-Islami, 1407 AH), 347.

ایضاً، 79 بحوالہ؛ احمد بن علی بن احمد نجاشی الاسدی الکوفی، رجال النجاشی، تحقیق: السید موسیٰ الشبیری الزنجانی (شہر ندارد، انتشارات اسلامی، 1407ق)، 347۔

10. Ibid, 80.

ایضا، 80۔

11. Ibid, 80, With reference to: Najashi, *Rijaal Al-Najashi*, 18; Ibid, 80; Ibn Hajar, al-Asqalani, *Lasaan Al-Mizaan*, Vol. 1 (Burit,, Mussisat al-Alami, 1390 SH), 103-102; Ibid, 80; Yaqut Hamwi, *Mujam al-Adaba*, Vol. 1 (Burit, Dar al-Fikr, 1400 AH), 233.

ایضاً، 80 بحوالہ: نجاشی، رجال النجاشی، 18؛ ابن حجر، العسقلانی، لسان المیزان، ج 1، (بیروت، مؤسسہ الاعلمی، 1390ق)، 102-103؛ یاقوت حموی، معجم الادباء، ج1، (بیروت، دار الفکر، 1400)، 233۔

12. Najashi, *Rijaal Al-Najashi*, 129.

نجاشی، *رجال النجاشی*، 129۔

13. Ibid, 80.

ایضاً، 80۔

14۔ ابن طاووس نے اپنی کتاب "مہج الدعوات" میں اُن کی "کتاب صفین" سے دو دعائیں جو حضرت علی علیہ السلام نے جنگ صفین سے پہلے پڑھی تھیں، نقل کی ہیں۔ دیکھئے:

Ibid, 80, With reference to: Kitab Ibne Taous, 525.

ایضاً، 80 بحوالہ: *کتابخانہ ابن طاووس*، 525۔

15. Ibid, 80.

ایضا، 80۔

16. Ibid, 80.

ایضاً، 80، بحوالہ: کتابشناسی آثار مربوط بہ قم، ص 9۔ جن حوالہ جات کی طرف اشارہ ہوا ہے وہ تاریخ قم کے صفحات 145، 200، 236، 237 پر مذکور ہیں۔

17. Ibid, 80.

ایضاً، 80۔

18. Ibid, 80.

ایضاً، 80۔

19. Ibid, 81: Kitab Naqoz, 244.

ایضاً، 81 بحوالہ: کتاب نقض، ص 244۔

20. Ibid, 81.

ایضاً، 81۔

21. Ibid, 81: *Mitzvad al-Imamiat*, (Tehran, Chaap Danesh Pazhoh, 1339 SH), 47.

ایضاً، 81 بحوالہ: مقالہ نگار ندارد، **معتقد الامامیۃ**، (تہران، چاپ دانش پژوہ، 1339)، 47۔

22. Ibid, 81: Adbiyaat Farsi Astori, 725.

دیکھئے: ایضاً، 81 بحوالہ: ادبیات فارسی استوری، ص 725۔

23. Ibid, 81: With reference to: al-Jamia Lakhlaq al-Rawi, Vol. 2, 288; Ibid, 81: Ibn Kaseer al-Handbali, *al-Badiyat wa al-Nahiat*, Vol. 3 (Burit, Dar al-Kitab al- Ulamiya, 1409 AH), 242; Ibid, 81: Muhammad bn Yusuf al-Salihi al-Shami, *Subul al-Huda wal-Irshad fi Sirat Khair al-Abad*, Research: Dr. Mustafa Abdal Wahid, Vol. 5, (Cairo, np., 1392 SH), 60.

ایضاً81 بحوالہ : ،*الجامع لاخلاق الراوی*، ج 2، 288؛ابن کثیر الحنبلی، *البدایۃوالنہایۃ*، ج 3، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 1409)، 242؛ محمد بن یوسف الصالحہ الشامی، *سُبُل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد*، تحقیق: الدکتور مصطفیٰ عبدالواحد، ج 4،(قاہرہ، ناشر ندارد، 1392ش)،20۔

24. Ibid, 82.

ایضاً،82۔

25. Ibid.

ایضاً،۔

26. Ibid.

ایضاً۔

27. Ibid.

ایضاً۔

28. Ibid.

ایضاً۔

29. Ibid.

ایضاً۔

30. Ibid.

ایضاً۔

31. Ibid.

ایضاً۔

32. Ibid.

ایضاً،۔

33. Ibid.

ایضاً۔

34. Ibid.

ایضاً۔

35. Ibid.

ایضاً۔

36. Ibid.

ایضاً۔

37. Ibid.

ایضاً۔

38. Ibid.

ایضاً۔

39. Ibid, 83.

ایضاً، 83۔

40. Ibid.

ایضاً۔

41. Ibid.

ایضاً۔

42. Ibid.

ایضاً۔

43. Ibid.

ایضاً۔

44. Ibid, 83, with reference to: Atan Gulbarg, Kitab Khana Ibn Tawoos wa Awaal wa Asaaro, Translate: Rasool Jafarian / Syed Ali Qarai, (Iran, Sadra, 1400 AH), 449-450.

ایضاً، 83 بحوالہ: اتان گلبرگ، کتابخانہ ابن طاوس واحوال واثار او، مترجم: رسول جعفریان / سید علی قرائی، (ایران، صدرا، 1400)، 449۔450۔

45. Ibid, 83.

ایضاً، 83۔

46. Ibid, 83, with reference to: Ibn Abi Al-Hadid, *Sherah Nahj al-Balaghah*, Research: Muhammad Abul Fazal Ibrahim, Vol. 15 (Egypt, Darahiya al-kitab al-0Arabiya, 1387 SH), 23-24.

ایضاً، 83 بحوالہ: ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغہ*، تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم، ج 15، (مصر، داراحیاء الکتب العربیۃ، 1387ق)، 23-24۔

47. Ibid, 84, with reference to:Atan Gulbarg, Kitab Khana Ibn Tawoos wa Awaal wa Asaar-e ou, 486.

ایضاً، 84، بحوالہ: اتان گلبرگ، کتابخانہ ابن طاوس واحوال واثار او، 486۔

48۔ یہ عجیب بات ہے کہ یعقوبی نے مہدی عباسی دور (خلافت 158 کے آخر) کے فقہاء میں ابومخنف کا نام ذکر کیا)۔ دیکھیں:

Ahmad bn Muhammad bn Al-Yaqubi, *Tarikh al-Yaqubi*, Vol. 2, (Beirut, Darasadar, 1383 SH), 403.

احمد بن محمد بن واضح الیعقوبی، *تاریخ الیعقوبی*، ج 2، (بیروت، داراصادر، 1383)، 403۔

49. Ibid, 85, with reference to: Al-Asqalani, *Lasaan Al-Mizaan*, Vol. 4, 344.

ایضا، 85، بحوالہ: العسقلانی، *لسان المیزان*، ج4، 344۔

50. Ibid, 85, with reference to: 'Uddi, *Al-Kamil fi-Wasqa'a Al-Rijal*, Vol. 6, (Beirut, Darul-Fikr, nd.), Sh. 2110.

ایضا، 85، بحوالہ: ابن عدّی، *الکامل فی ضعفاء الرجال*، ج6، (بیروت، دارالفکر، سن ندارد)، ش 2110۔

51. Ibid, 85, with reference to: Shams al-Din Zhahbi, *Mizan al-Aitdal*, Vol. 3, (Beirut, Dar al-Marafah, 1382 SH), 2992.

ایضا، 85، بحوالہ: شمس الدین ذہبی، *میزان الاعتدال*، ج3، (بیروت، دارالمعرفۃ، 1382)، ش 2992

52. Ibid, 86, with reference to: Najashi, *Rijaal Al-Najashi*, 320.

ایضا، 86 بحوالہ: نجاشی، *رجال النجاشی*، 320۔

53. Ibid, 86, with reference to: Ibn Hanbal Shaybani, Ahmad, *Musnad Ahmad bn Hanbal*, Vol. 2, 4, 5, (Beirut, Darasadar, 1421 AH), 183, 215, 76; Ahmad bn Shuaib, Al-Nasa'i, *Sunan al-Nasa'i*, Vol. 7, (Riyadh, Dar al-Salaam Lil-Nasher wa altuzohzai, 2013), 167.

ایضا، 86 بحوالہ: ابن حنبل شیبانی، احمد، مسند احمد بن حنبل، ج2، 4، 5، (بیروت، دار صادر، 1421ق)، 183، 215، 76؛ احمد بن شعیب، النسائی، سنن النسائی، ج7، (الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، 2013)، 167۔

ان منابع میں نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کے معیار کے بارے میں روایتیں ہیں۔

54. Ibid, 86, with reference to: Yaqut Hamwi, *Mujam al-Adaba*, Vol. 17, 41; Ibn Nadeem, *Al-Fahrist Ibn Nadeem*, 106.

ایضا، 86 بحوالہ: یاقوت حموی، *معجم الادباء*، ج17، 41۔ مدائنی ہم متخصص خراسان وہند وفارس وواقدی حجاز وسیرہ۔ ابن ندیم، *الفہرست*، 106۔

55. Ibid, 86, with reference to: Ibn Nadeem, *Al-Fahrist Ibn Nadeem*, 105; Najashi, *Rijaal Al-Najashi*, 320.

ایضا، 86 بحوالہ: ابن ندیم، *الفہرست*، 105، ونک: نجاشی، رجال النجاشی، 320۔

56. Ibid, 86, with reference to: Shakir Mustafa, *Al Tarikh Al-Arabi wa Al-Mu'arkhoon*, Vol. 1, (Beirut, Dar al-Elam Lalmulayain, 1983), 178.

ایضا، 86 بحوالہ: شاکر مصطفی، *التاریخ العربی والمورخون*، ج1، (بیروت، دارالعلم للملایین، 1983)، 178۔

57۔ ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: اور ابو مخنف راویوں میں سے ہیں اور میرا عقیدہ ہے کہ امامت انتخاب کے اعتبار سے صحیح ہے، اور وہ شیعوں میں سے نہیں ہے، اور اس کے آدمیوں میں چند ایک نہیں ہیں۔ دیکھیں:

Ibn Abi Al-Hadid, *Sherah Nahj al-Balaghah*, Vol. 1, 147.

ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغہ*، ج1، 147۔

58. Ibid, 86, with reference to: Yahya bn Ibrahim bn Ali Al-Yahiya, *Marwayat Abi Makhnaf fi Tarikh al-Tabari*, (Riyadh, Dar al-Aasma, 1432 AH/2011), 58.

ایضا، 86 بحوالہ: یحیٰ بن ابراہیم بن علی الیحیی، *مرویات ابی مخنف فی تاریخ الطبری*،(الریاض، دار العاصمة، 1432ھ/2011ء)، ص58۔

59۔ طبری کی تاریخ میں "ابی مخنف کی روایات" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی گئی ہے اور اس کے مرتب نے شیعہ مخالف تعصب کی شدت کی وجہ سے دستاویزکے نقطہ نظر سے ہر روایت پر تنقید کی ہے۔

60۔ حال ہی میں یہ حصہ اسلامی مطبوعات کی طرف سے وقع الطف کے غلط عنوان کے ساتھ ایک الگ کتاب میں شائع ہوا ہے۔ ابو مخنف کی وفات کے حوالے سے جو الگ سے دستیاب ہے وہ قطعاً غلط ہے۔

61. Ibid, 87, with reference to: Abbas, Al-Qomi, *Al-Kani wa Al-Al-Qaab*, Vol. 1, (Qom, Bidar, nd.), 155.

ایضا، 87 بحوالہ: عباس، القمی، *الکنی والالقاب*، ج1، (قم، بیدار، سن ندارد)، 155۔

62. Ibid, 87, with reference to: Al-Yahiya, *Marwayat Abi Makhnaf fi Tarikh al-Tabari*, 48-49.

ایضا، 87 بحوالہ: علی الیحیی، *مرویات ابی مخنف فی تاریخ الطبری*، 48۔49۔

63۔ ان کتاب خانوں کی ایک فہرست "مرویات ابی مخنف" کے صفحہ 53 پر شائع ہوئی ہے۔

64. Ibid, 87, with reference to: Ibn Abi Al-Hadid, *Sherah Nahj al-Balaghah*, Vol. 1, 145; Al-Shaikh Muhammad Taqi al-Tastri, *Qamoos al-Rijal*, Vol. 7, (Tehran, Markaz Nasher al-Kitab, 1397 SH), 447.

ایضا، 87 بحوالہ: ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغہ*، ج1، 145؛ الشیخ محمد تقی التستری، *قاموس الرجال*، ج7، (تہران، مرکز نشر الکتاب، 1397)، 447۔

سزگین نے طبری اور ابن ابی الحدید سے منقول اقتباسات کو ابومخنف کی کتاب الجمل سے نقل کیا ہے۔ اس سے کل 43 واقعات نقل کیے ہیں۔ دیکھیں:

Zeit, Leiden, 1971 Sezgin, U., Abu Mihnaf; ein Beifraz zur Historiographie der umaiyadischen.

مجموعی طور پر ابن ابی الحدید نے اس سے 43 حوالے بیان کیے ہیں۔

65. Ibid, 87, with reference to: Suzkin, Fouad, *Tarikh al-Turath al-Arabi*, Vol. 2, Part 2 (Qom, Kitab Khana Ayatulla Murashi, 1381

ایضا، 87 بحوالہ: سزگین، فؤاد، *تاریخ التراث العربی*، ج2، جزء 2 (قم، کتابخانہ آیت اللہ مرعشی، 1381ش)، 128۔130۔